عرب جمہوریہ مصر ۲۲ ذی الحجہ ۱۴۴۰ھ

وزارت اوقاف ۲۳ اگست ۲۰۱۹ء

# شخصیت سازی میں صحبت کا اثر

بیشک انسان فطری طور پر اجتماعیت پسند ہے وہ اپنے معاشرے میں زندگی گزارتا ہے، اس سے متاثر ہوتا ہے اور اپنی شخصی خوبیوں اور صلاحیتوں کے ذریعے اس سے ہم آہنگ ہوتا ہے، بیشک صحبت اور سنگت کا انسان کی سوچ اور اس کی طرزِ حیات میں بہت واضح اور گہرا اثر ہوتا ہے اور یہ صحبت ہی اس کے مستقبل کا تعین کرنے اور دنیا وآخرت میں اس کی سعادت مندی کا سبب ہے۔

اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ ہمیں ایک ایسی کامل شخصیت کی ضرورت ہے جو قومیت کے بلند ترین درجہ اور انسانیت کے اعلی ترین معانی سے متصف ہو تا کہ ہماری ایک ایسی نسل تیار ہو جو تخریب کاری کی بجائے تعمیر وترقی کی راہ پر گامزن ہو اور وطن کی مصلحت کو ہر قسم کی مصلحت پر مقدم رکھے۔

شریعتِ مطہرہ نے اچھی شخصیت تیار کرنے کا حکم دیا ہے تا کہ وہ ایک ایسی باشعور شخصیت بنے جو خطرات کا ادراک رکھے، زندگی کی مشکلات کا اچھی طرح سے سامنا کرے اور فتنوں اور شبہات سے بچے، ارشاد خداوندی ہے:{وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً } "اور تم ایسے وبال سے بچو کہ جو خاص کر صرف ان ہی لوگوں پر واقع نہ ہو گا جو تم میں سے ان گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں"۔

اسی طرح شریعتِ مطہرہ نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ انسان کو ہچکچاہٹ کی بجائے ایک ایسی پُر اعتماد اور پختہ شخصیت کا مالک ہونا چاہیے جو نفع بخش اور درست چیز کو سمجھے، حق کی پیروی کرے اور باطل پرَستوں کے ساتھ مل کر فضول کاموں میں مشغول نہ ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم لوگوں کی

پیروی کرنے والے نہ بنو کہ تم کہو: اگر لوگوں نے اچھا سلوک کیا تو ہم بھی اچھا سلوک کریں گے اور اگر انہوں نے ظلم کیا تو ہم بھی ظلم کریں گے، بلکہ تم خود کو اس بات پر آمادہ کرو کہ اگر لوگوں نے اچھا سلوک کیا تو تم اچھا سلوک کرو اور اگر انہوں نے برا سلوک کیا تو تم ظلم نہ کرو" ۔

بیشک انسان کی شخصیت کی تعمیر میں جن چیزوں کا بہت اہم کردار ہوتا ہے ان میں سے ایک صحبت ہے، آدمی اپنے ہم نشین سے متاثر ہوتا ہے اور فکری، اعتقادی، عملی طور پر اس کا رنگ ڈھنگ اختیار کرتا ہے اور اس بات پر شریعت، عقل، تجربہ اور مشاہدہ بھی دلالت کرتا ہے۔

اپنے دین، وطن اور معاشرے کے لئے نفع بخش اور ایک کامل شخصیت کی تعمیر میں اچھی صحبت کی بہت زیادہ اہمیت ہے، اسی چیز پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی تربیت کی جن میں سرِفہرست ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہے جنہوں نے اچھی صحبت اور اس کا حق ادا کرنے کی اعلی ترین مثال پیش کی کہ جب اہلِ مکہ نے انہیں کہا کہ: تیرا ساتھی یہ دعوی کر رہا ہے کہ اسے رات کے وقت بیتِ المقدس کی سیر کرائی گئی اور پھر وہ واپس آگیا تو آپ نے اپنے ساتھی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ کہا کہ: اگر اس نے کہا ہے تو اس نے سچ کہا ہے، میں تو اِس سے بھی آگے کی چیزوں میں اس کی تصدیق کرتا ہوں، میں تو آسمان کی خبر کے بارے میں بھی اس کی تصدیق کرتا ہوں۔

صحابہ کرام آپس میں بھی اس چیز کا عملی نمونہ تھے، وہ بھائی چارے، ایثار و قربانی، قومی وابستگی، اتحاد و یکجہتی، مفید و مثبت کام، اور باہمی محبت و رحمدلی پر مبنی اچھی اور پاکیزہ صحبت کا بہترین نمونہ ہیں، نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: "مومن کی باہمی محبت و مودت، رحمدلی اور شفقت میں مثال ایک جسم کی طرح ہے جب جسم کا ایک حصہ بیمار ہوتا ہے تو بے قراری اور بخار میں سارا جسم اس کا شریک ہوتا ہے" ۔

اسی طرح دنیا و آخرت میں صالحین کی صحبت کی برکت اور فضیلت نصیب ہوتی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالی کے کچھ گشت کرنے والے فرشتے ہیں جو ذکر کی مجالس کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جب وہ ذکر کی کوئی مجلس دیکھتے ہیں تو ان (ذاکرین) کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے پروں سے بعض فرشتے بعض دوسرے فرشتوں کو (اوپر تلے) ڈھانپ لیتے ہیں، یہاں تک کہ زمین سے لے کر آسمانی دنیا تک جگہ بھر جاتی ہے، جب ذاکرین اٹھتے ہیں تو یہ فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں، پھر اللہ تعالی ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ اس کو ان سے زیادہ علم ہے، تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ کہتے ہیں ہم زمین پر تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو سبحان اللہ، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ، اور الحمد للہ کہہ رہے تھے اور تجھ سے سوال کر رہے تھے، اللہ تعالی کہتا ہے وہ مجھ سے کیا سوال کر رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت کا سوال کر رہے تھے، اللہ تعالی فرماتا ہے کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں اے میرے رب، اللہ تعالی فرماتا ہے اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو؟ اور وہ تجھ سے پناہ طلب کر رہے تھے، اللہ تعالی فرماتا ہے وہ کس چیز سے میری پناہ مانگتے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب وہ تیری دوزخ سے پناہ مانگتے تھے، اللہ تعالی فرماتا ہے کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں، اللہ تعالی فرماتا ہے اگر وہ میری دوزخ کو دیکھ لیتے تو کس قدر پناہ مانگتے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اور وہ تجھ سے استغفار کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے میں نے ان کو بخش دیا اور جو کچھ انہوں نے مانگا وہ میں نے ان کو عطا کر دیا اور جس چیز سے انہوں نے پناہ مانگی میں اس چیز سے انہیں پناہ دے دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے عرض کرتے ہیں: اے میرے رب ان میں فلان بندہ خطا کار تھا، وہ اس مجلس کے پاس سے گزرا اور ان کے

ساتھ بیٹھ گیا، آپ نے فرمایا: " اللہ تعالی فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا، یہ وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا" ۔

**اور اچھی صحبت کا ایک فائدہ یہ ہے کہ یہ اللہ کی محبت اور جنت کے حصول کا سبب ہے،** حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " ایک آدمی دوسرے گاؤں میں اپنے بھائی سے ملنے کے لئے گیا تو اللہ تعالی نے اس کی راہ میں ایک فرشتے کو بیٹھا دیا، جب وہ ( آدمی ) اس ( فرشتے ) کے پاس آیا تو فرشتے نے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ ہے ؟ اس نے کہا: اس گاؤں میں میرا ایک بھائی ہے اس کو ملنے کا ارادہ ہے، اس نے پوچھا: کیا تمہارا اس پر کوئی احسان ہے جس کی تکمیل مقصود ہے ؟ اس نے کہا: اس کے سوا اور کوئی بات نہیں کہ مجھے اس سے صرف اللہ کے لئے محبت ہے، تب فرشتے نے کہا: میں آپ کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا قاصد ہوں ( تم جان لو ) اللہ تعالی بھی تجھ سے اسی طرح محبت کرتا ہے جس طرح تو اس آدمی سے صرف اللہ کے لئے محبت کرتا ہے" ۔

**اسی طرح اچھی صحبت قیامت کے دن ان صالحین کے ساتھ اٹھائے جانے کا سبب ہے،** انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے بارے میں پوچھا اور کہا: قیامت کب ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تونے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے"، سائل نے کہا: اس بات کے سوا کچھ تیاری نہیں کی کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تو اسی کے ساتھ ہو گا جس سے تونے محبت کی ہو گی"، انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم کسی چیز سے اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے خوش ہوئے کہ "تو اس کے ساتھ ہو گا جس سے تونے محبت کی ہو گی" انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے

محبت کرتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ میں ان سے محبت کی وجہ سے ان کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میں ان کے اعمال جیسے اعمال نہیں کر پایا"۔

امام الشافعی رحمہ اللہ تعالی نے کیا خوب فرمایا ہے کہ: میں صالحین سے محبت کرتا ہوں اگرچہ میں ان کو جیسا نہیں ہوں شاید کہ مجھے ان کی شفاعت نصیب ہو جائے، اور میں اس شخص کو ناپسند کرتا ہوں جس کا کام ہی صرف گناہ کرنا ہے اگرچہ ہم ساز وسامان میں برابر ہیں۔

**اسی طرح صالحین کی صحبت کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ یہ اللہ کی یاد دلاتی ہے اور دنیا وآخرت میں بھلائی کا باعث بنتی ہے،** ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عرض کی گئی اے اللہ کے رسول، ہمارے سب سے بہترین ساتھی کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس کے چہرے کو دیکھنا تمہیں اللہ کی یاد دلائے، اور اس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے"۔

حقیقی ساتھی اپنے مسلمان بھائی کا آئینہ ہے، وہ اسے بھلائی کی ترغیب دیتا ہے، برائی سے روکتا ہے، اس کے لئے وہی چیز پسند کرتا ہے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے، ارشاد خداوندی ہے: **{وَالْعَصْرِ * إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ * إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ}** "زمانے کی قسم۔ بیشک (بالیقین) انسان سرتاسر نقصان میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور (جنہوں نے) آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی"۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول، یہ مظلوم ہے ہم اس کی مدد کریں گے، لیکن ہم ظالم کی مدد کیسے کریں؟ آپ نے فرمایا: "تم اس کو ظلم سے روکو، یہی تمہاری طرف سے اس کی مدد ہے"۔

ایک نیک ساتھی نے جب دیکھا کہ اس کا ساتھی حق سے منہ پھیر رہا ہے اور شیطان اور خواہشِ نفس کی پیروی کرتے ہوئے حق سے انحراف کر رہا ہے تو اس نے اپنی اچھی صحبت کا عملی نمونہ پیش کیا اور اس کی نصیحت کی، اس کے سامنے حق کو واضح کیا، اور اللہ سے دوری کے انجام سے متنبہ کیا، ارشاد باری ہے: {قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا * لَّكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَدًا * وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِن تَرَنِ أَنَا أَقَلَّ مِنكَ مَالًا وَوَلَدًا * فَعَسَى رَبِّي أَن يُؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّن جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَاءِ فَتُصْبِحَ صَعِيدًا زَلَقًا * أَوْ يُصْبِحَ مَاؤُهَا غَوْرًا فَلَن تَسْتَطِيعَ لَهُ طَلَبًا * وَأُحِيطَ بِثَمَرِهِ فَأَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلَى مَا أَنفَقَ فِيهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّي أَحَدًا} "اس کے ساتھی نے اس سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ کیا تو اس (معبود) سے کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے پھر تجھے پورا آدمی بنا دیا۔ لیکن میں تو عقیدہ رکھتا ہوں کہ وہی اللہ میرا پروردگار ہے میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کروں گا۔ تو نے اپنے باغ میں جاتے ہوئے کیوں نہ کہا کہ اللہ کا چاہا ہونے والا ہے، کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے، اگر تو مجھے مال واولاد میں اپنے سے کم دیکھ رہا ہے۔ بہت ممکن ہے کہ میرا رب مجھے تیرے اِس باغ سے بھی بہتر دے اور اِس پر آسمانی عذاب بھیج دے تو یہ چٹیَل اور چِکنا میدان بن جائے۔ یا اس کا پانی نیچے اتر جائے اور تیرے بس میں نہ رہے کہ تو اسے ڈھونڈھ لائے۔ اور اس کے (سارے) پھل گھیر لیے گئے، پس وہ اپنے اِس خرچ پر جو اُس نے اِس میں کیا تھا اپنے ہاتھ ملنے لگا اور وہ باغ تو اوندھا الٹا پڑا تھا اور (وہ شخص) یہ کہہ رہا تھا کہ کاش! میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرتا"۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ:

تیرا بھائی وہ ہے جو تیرا ساتھ دے اور تیرے فائدے کے لئے اپنے جان کو خطرے میں ڈال دے، اور جب گردشِ زمانہ تجھے پریشان کر دے تو وہ تیری پریشانی کو دور کرنے کے لئے تن من دھن کی بازی لگادے۔

جس طرح اچھی صحبت کا دنیا وآخرت میں اچھا اور نفع بخش اثر ہے اسی طرح بری صحبت کا بھی منفی یا تخریبی یا منحرف شخصیت کی تعمیر میں بہت بڑا اثر ہوتا ہے، دنیا میں اس کے خطرناک نقصانات ہوتے اور آخرت میں برا انجام ہوتا ہے، بری صحبت اعلی اقدار کو تباہ کر دیتی ہے، اخلاقِ حسنہ کو ختم کر دیتی ہے، نئ نسل اور نوجوانوں کو تباہ وبرباد کر دیتی ہے، کام کے پہیے کو معطل کر دیتی ہے، جھوٹی افواہیں عام کرتی ہے اور گمراہی اور فتنے پھیلاتی ہے، برا ساتھی اپنے ساتھی کو فاسد عقائد اور تخریبی افکار و نظریات کے ذریعے گمراہ کرتا ہے، قرآن کریم نے ہمارے سامنے برے ساتھی کا ایک منظر بیان کیا ہے، ارشاد خداوندی ہے : {فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ * قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ * يَقُولُ أَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ * أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَدِينُونَ * قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُطَّلِعُونَ * فَاطَّلَعَ فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ * قَالَ تَاللَّهِ إِنْ كِدْتَ لَتُرْدِينِ * وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّي لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ * أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ * إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولَى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ * إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ * لِمِثْلِ هَذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ} "(جنتی) ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے پوچھیں گے۔ ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ میرا ایک ساتھی تھا۔ جو (مجھ سے) کہا کرتا تھا کہ کیا تو (قیامت کے آنے کا) یقین کرنے والوں میں سے ہے ؟۔ کیا جب کہ ہم مر کر مٹی اور ہڈی ہو جائیں گے کیا اُس وقت ہم جزا دیئے جانے والے ہیں ؟۔ کہے گا تم چاہتے ہو کہ جھانک کر دیکھ لو ؟۔ جھانکتے ہی اسے بیچوں بیچ جہنم میں (جلتا ہوا) دیکھے گا۔ کہے گا واللہ ! قریب تھا کہ تو مجھے (بھی) برباد کر دے۔ اگر میرے رب کا احسان نہ ہوتا تو میں بھی دوزخ میں حاضر کئے جانے والوں سے ہوتا۔ کیا (یہ صحیح ہے) کہ ہم مرنے والے ہی نہیں ؟ بجز پہلی موت کے، اور نہ ہم عذاب کیے جانے والے ہیں۔ پھر تو (ظاہر بات ہے کہ) یہ بڑی کامیابی ہے۔ ایسی (کامیابی) کے لئے عمل کرنے والوں کو

عمل کرنا چاہیے"۔ اور ارشادِ خداوندی ہے: {وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا * يَا وَيْلَتَى لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا * لَّقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ خَذُولًا} "اور اُس دن ظالم شخص اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا ہائے کاش کہ میں نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی راہ اختیار کی ہوتی۔ ہائے افسوس کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس نے تو مجھے اس کے بعد گمراہ کر دیا کہ نصیحت میرے پاس آ پہنچی تھی اور شیطان تو انسان کو (وقت پر) دغا دینے والا ہے"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی برے ساتھی کو بَھٹّی دھونکنے والے کے ساتھ تشبیہ دی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال مشک والے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے، مشک والا یا تو تمہیں یونہی مشک دے دے گا، یا تم اس سے خرید لوگے، یا تمہیں اس سے اچھی خوشبو آئے گی، اور بھٹی دھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے جلائے گا یا تم کو اس سے بدبو آئے گی"۔

اسی طرح بری صحبت اپنے اور دوسروں کے لئے ظلم اور تباہی کا ذریعہ ہے، اور سب سے خطرناک صحبت اِس شخص کی ہے جو تجھے ان منحرف، گمراہ اور تخریبی جماعتوں کی راہ پر چلاتا ہے جو زمین میں فساد، اور تخریب کاری کی دعوت دیتی ہیں اور اِس شخص کی ہے جو تجھے نشہ آور اشیاء راہ پر یا اپنے قول وفعل سے ان کا عادی ہونے کی راہ پر چلاتا ہے کیونکہ یہ دونوں چیزیں دنیا وآخرت میں تباہ وبربادی اور اللہ کے غضب کی طرف لے جاتی ہیں۔

**برادرانِ اسلام!**

ہم سب کو برے لوگوں کی سنگت اور ان سے میل جول رکھنے سے احتیاط کرنی چاہیے، ارشادِ باری ہے: {وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا} "اور اللہ تعالی تمہارے پاس اپنی

کتاب میں یہ حکم اتار چکا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالی کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اِس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو! جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، (ورنہ) تم بھی اُس وقت اُنہی جیسے ہو، یقیناً اللہ تعالی تمام کافروں اور سب منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے"۔ اور ارشادِ باری ہے: {وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ} "اور جب آپ اُن لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات میں عیب جوئی کر رہے ہیں تو ان لوگوں سے کنارہ کش ہو جائیں یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں اور اگر آپ کو شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد پھر ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھیں"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، پس تم میں سے ہر کسی کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے"، اور آپ نے فرمایا: "تو مومن کی ہی صحبت اختیار کر اور متقی پرہیز گار شخص ہی تیرا کھانا کھائے"، کسی نے کیا خوب کہا کہ: جب تو لوگوں میں ہو تو ان میں سے بہترین شخص سے دوستی کر، اور تو گھٹیاترین شخص سے دوستی نہ کر کہ تو بھی گھٹیا شخص کے ساتھ گھٹیا شخص بن جائے۔

اور ہم اس بات کی تاکید کرتے ہیں کہ اچھی صحبت کے ذریعے شخصیت سازی ایک مشترکہ ذمہ داری ہے جس پر سارے معاشرے کو شانہ بشانہ کھڑا ہونا چاہیے اور تمام لوگوں پر اس ذمہ داری کی اہمیت کا ادراک کرنا چاہیے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " تم میں سے ہر شخص محافظ ہے اور ہر شخص سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہو گا، پس امام محافظ ہے اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہو گا اور مرد اپنے گھر والوں کا محافظ ہے اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہو گا، اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی محافظہ ہے اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا، اور نوکر اپنے مالک کے مال کا محافظ ہے اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا"۔

پس خاندان، سکول، مسجد، اور معاشرے کے تمام تربیتی اور فکری اداروں کے ذریعے نئی نسل کی حفاظ اور تربیت کا جلد از جلد اہتمام کرنا چاہیے، نئی نسل اور نوجوانوں کو انتہا پسند فکر اور تخریبی جماعتوں سے محفوظ رکھنے اور ان میں قومی وابستگی کو پختہ کرنے کے لئے دوگنا کوششیں کرنی چاہیے اور اپنے بیٹوں اور نوجوانوں کی نگرانی اور ان کے لئے دوستوں کا انتخاب کرنے میں ان کے ساتھ شرکت کرنا ایک بہت بڑی امانت اور ذمہ داری ہے، ارشاد خداوندی ہے: {يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا}،" اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ "۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " اللہ تعالی ہر محافظ سے اس چیز کے بارے میں پوچھے گا جو چیز اس نے اس کی حفاظت میں دی تھی کیا کہ اس نے اس کی حفاظت کی یا اس کو ضائع کر دیا، ؟ حتی کہ آدمی سے اس کے گھر والوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا"۔

**اے اللہ! ہمیں اچھی صحبت کی توفیق عطا فرما۔ آمین**